

نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عصہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۵۱ جلد ۸ | لودیانہ ۱۶ دسمبر ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

سرکار انگریزی کا پختہ ارادہ ہی کہ قندھار کو چھوڑ دیا جاوے = **امیر عبدالرحمان خان** نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہی کہ اگر آپ نے قندھار کو چھوڑ دیا تو ایوبخان اُس پر قبضہ کریگا = **ہرات** میں ایوبخان کے پاس اسوقت ۶۰۰ ا پیادے اور تین رسالے موجود ہیں = **ایوب خان** نے روسی سفیر مقیم طہران کو لکھ بھیجا ہی کہ سلطنت روس سے بذریعہ تار برقی دریافت کرو کہ شہنشاہ روس مجکو امداد دینا چاہتے ہیں یا نہیں = **ہرات** سے خبر آئی ہی کہ روپیہ کی قلت ایوبخان کے ارادوں پر پانی ڈال رہی ہی = **قندھار** میں چار غازیوں کو ہفتہ حال میں دار پر کھینچا گیا ہی = **نواحی** قندھار کے باشندے یقین کرتے ہیں کہ ایوبخان روسی امداد لیکر انگریزوں سے جنگ کریگا =

جزیرہ سلیمان میں انگریزی جہاز کے ۶ ملاح معہ کمانڈر کے قتل کئے گئے = **روس** اور **چین** کے عہد و پیمان میں خلل پڑ گیا ہی = **یونان** کہتا ہی کہ یورپ چاہے مجکو مدد دے یا نہ دے مگر میں سلطان سے ملک لئے بغیر چیکا نہ بیٹھونگا = **ایران** کی فوج نے قوم خورد کے ہاتھ سے ایک سخت شکست کھائی ہی = **امیر عبدالرحمان خان** کو سرکار انگریزی نے ساڑھے اُنیس لاکھ روپیہ بطور امداد کے دیا تھا = **ایرلنڈ** کے مغرب میں تنازعات کی تعداد ترقی پر ہی = **قوم خورد** کے زور شور کو دیکھ کر سلطان روم نے ایران کو لکھا ہی کہ اگر ضرورت ہو تو میں کچھ امداد روانہ کروں = **کابل** سے ایک قافلہ پشاور میں آیا ہی اُسکی زبانی معلوم ہوا کہ اب امیر عبدالرحمان بھی ظلم کرنے لگا ہی = **سردار شیر علیخان** قندھار نے درخواست کری ہی کہ میں اب قندھار میں نہیں رہونگا = **جہلم** کیطرف بذریعہ ریل غلہ بکثرت جاتا ہی = **بمبئی گزٹ** کا خاص کارسپانڈنٹ قندھار سے لکھتا ہی کہ عبدالرحمان خان ایوب خان سے صلح کرنی چاہتا ہی = **اخبار ڈیلی نیوز** نے لکھا ہی کہ سرحد ایران پر ۶ ہزار روسی پہونچ گئے ہیں = **خبر** ہی کہ یعقوبخان دہلی میں رہا کرے گا = **جنگ افغانستان** میں ۸۳ عہدیدار یورپین مارے گئے تھے = **زار** روس پھر بیمار ہو گیا ہی = **فرقہ نہلسٹ** پھر زار روس کی مخالفت پر آمادہ ہوا ہی = **یورپ** کے وزیروں نے باہم صلاح کری ہی کہ اب سلطان روم کے جواب کا انتظار کرنا بیفایدہ ہی = **دہلی** اور فیروزپور کے درمیان ریل کے تیار ہونے کی تجویز ہو رہی ہی = **تقی** اور ترکمانوں کے درمیان پھر لڑائی ہونیوالی ہی = **چین** میں سخت طوفان آیا جسکے باعث سے لاکھوں روپیہ کا نقصان سلطنت کا ہوا = **امریکہ** کی بعض نہروں کا پانی برف سے منجمد ہو گیا ہی = **انگلستان** کے چیف جسٹس سر الگزنڈر کاکبرن اس جہان سے چلبسے = **جنرل** رابرٹس صاحب کو تلوار مرصع لندن کیطرف سے

نور افشاں

—— الہ آباد سے جو تار برقی ۱۱ ویں دسمبر سنہ کو آئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ حضور والیسرائے و گورنر جنرل کشور ہند آجکل الہ آباد میں بیمار ہیں اور کلکتہ کے ڈاکٹروں کو حکم ہوا ہی کہ وے الہ آباد میں پہونچکر علاج و معالجہ میں مصروف ہوں - مگر اب سُنا گیا ہی کہ ڈاکٹروں کو ممانعت ہو گئی ہی کیونکہ صاحب موصوف کو قدرے صحت ہی +

—— جو یہہ افواہ نسبت ایوبخان کے مشہور ہوئی تھی کہ ایوبخان ہرات میں مارا گیا ہی سو اب معلوم ہوا کہ وہ افواہ غلط ہی کیونکہ ۱۲ دسمبر کی خبر سے جو قندھار سے آئی ہی معلوم ہوا کہ ایوبخان ہرات میں موجود ہی اور اُسکے پاس ۱۶۰۰ سپاہی ہیں - اور دو تین رسالے جو مقام مزروعہ میں لڑ رہے تھے وہ مع عیال و اطفال کے ہرات میں پہونچ گئے ہیں +

—— کارسپانڈنٹ صاحب اخبار سیول اینڈ ملیٹری گزٹ مقیم کابل لکھتے ہیں کہ امیر کابل اِس خیال سے گھبرا رہے ہیں کہ سرکار انگریزی قندھار کو چھوڑنا چاہتی ہی اور امیر کابل نے گورنمنٹ ہند کے پاس ایک مراسلہ اِس مضمون کا بھیجا ہی کہ اگر سرکار انگریزی نے قندھار پر سے قبضہ اُٹھا لیا تو ایوبخان کو اُسپر قبضہ کرنا کچھ مشکل نہوگا اور جب ایوبخان کا قبضہ قندھار پر ہو گیا تو وہ بہت آسانی سے مجھہ پر حملہ کریگا - اور نیز اُس مراسلہ میں یہہ بھی لکھا ہی کہ میں سرکار انگریزی کو اُسوقت اطلاع دونگا جب مجھہ میں یہہ قوت ہو جاوے کہ میری حکومت کا رعب و داب کابل میں عمدہ طور سے ہو جاوے اور پھر یہہ طاقت بھی مجکو حاصل ہو کہ میں قندھار کی طرف قبضہ کرنیکو جاؤں +

—— طہران سے ۱۱ دسمبر کو خبر آئی ہی کہ فارس کی فوج نے مقام مرگاوس پر حملہ کر کے قوم خورو کو شکست دی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ہی - فی الحال شیخ عبید اللہ خوردون کا سرغنہ پہاڑونکی طرف فرار ہو گیا ہی - اگر یہہ خبر درست ہو تو روس کی مہربانی کی حاجت نہ پڑے گی +

—— معاملات مانٹینگرو کا فیصلہ اہل مانٹینگرو کے حق میں ہو چکا ہی - اب یونان کے معاملات برپا ہوئے ہیں اور یقین ہی کہ بمشکل فیصلہ ہوگا - اہل یورپ نے یونان کو مشورہ دیا ہی کہ کچھ عرصہ تک صبر کرنا چاہئے مگر یونان صبر کرنا پسند نہیں کرتا ہی - چنانچہ یونان کی پارلیمنٹ نے ایک مسودہ قانون جاری کیا ہی جسکا مطلب یہہ ہی کہ جنگ کیواسطے سودی روپیہ جمع کیا جاوے - پس اگر سلاطین یورپ یونان کو نہ روکیں گے تو روم اور یونان کی سخت لڑائی ہوگی +

بعض لوگ صلاح کر رہے ہیں کہ اگر یونان اور روم میں لڑائی کی ٹھہری تو صرف یہہ جنگ برتی ہو اُنکو واہیات سمجھکر صلاح دیتے ہیں کہ اور سب لوگ جنگ سے کنارہ کشی کریں اور دونوں کو آپسمیں لڑنے دیویں + ہمارے نزدیک سلاطین یورپ پر فرض ہی کہ دونوں کو لڑائی سے روکیں اور بیچ و بچاؤ کراویں اور عہدنامہ برلن کے بموجب یونان اور سلطنت روم کے درمیان حدبندی کرائی جاوے - اگر سلاطین یورپ اتنا نہیں کر سکتے تو آیندہ کو ایسے عہدنامے مرتب نکریں اور اگر دونوں سلطنتوں کے درمیان جنگ ہوا تو سلاطین یورپ ذمہ وار ہیں +

—— اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۵ دسمبر سنہ میں جناب پادری یوانگ صاحب کیطرف سے ایک خط شایع ہوا ہی اور نیز ایک خط اڈیٹر صاحب نیویارک ابزرور محرہ ۱۱ اکتوبر سنہ بھی درج ہی کہ جس سے حالت تھیاسفک سوسائٹی کہ جسکے پادری کرنل آلکٹ صاحب و میڈم بلاوٹسکی جو عرصہ سے لاہور و انبالہ وغیرہ میں لکچر دے رہے ہیں ظاہر ہوتی ہی - پادری یوانگ صاحب فرماتے ہیں کہ ہمنے کئی معزز برہمنوں سے سُنا تھا کہ اِس ملک میں افواہ ہی کہ امریکہ میں عیسائی مذہب تنزل کی حالتمیں ہو رہا ہی اور کہ تھیاسفک سوسائٹی میں جو اِس دین کی مخالف ہی ایک لاکھ سے زیادہ ممبر شامل ہیں - چنانچہ میں نے صاحبان مندرجہ بالا کی تسلی کے لئے امریکہ کے چند معزز صاحبان کے پاس خط لکھہ بھیجا کہ آپ براہ مہربانی تھیاسفک سوسائٹی کی حالت سے آگاہ کریں کہ اُسمیں کسقدر لوگ شامل ہیں اور دین عیسوی کی حالت کیا ہی اُسکے جواب میں صاحب اڈیٹر نیویارک ابزرور نے لکھا کہ میں ایک ماہواری اخبار کا اڈیٹر ہوں اور دو سو کارسپانڈنٹ میرے اخبار کے دور دور ملک میں مقیم ہیں اور خاصکر میرا پیشہ یہی تھا رہتا ہی کہ میں دین کی باتوں کی تحقیقات و حالات دریافت کرتا رہوں سو آجکل تھیاسفک سوسائٹی کے یہاں پر پچاس آدمی بھی نہیں ہیں اور دین عیسوی کی حالت بہ نسبت ایام گذشتہ کے اور بھی عمدہ حالت اور ترقی پر ہی +

اگرچہ اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ تھیاسفک سوسائٹی سے بڑی شیخی بازی ہوتی ہی مگر ہمکو یقین ہی کہ بہت لوگ جو کہ دین عیسوی کی عقلی باتوں کو اُنکا کے ساتھہ رد کرتے

تفتیش مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

(یوحنا کے ۶ باب کی ۶۲) رومیوں کے خط کے نویں باب کی پانچویں میں بیان ہوا ہی کہ مسیح جو جسم کی نسبت باپ دادوں میں سے ہوا سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہی +

(۴) وہ آیات ہیں جو پہلی قسم میں داخل ہو سکتی ہیں لیکن صرف اسقدر تفاوت ہی کہ اُنمیں مسند الیہ الٰہی ذات ہی لیکن جو کچھ اُسکی نسبت مسند ہوا ہی وہ مسیح کی پوری شخصیت کی نسبت سچ ہی نہ صرف الٰہی ذات کی نسبت قرنتیوں کے پہلے خط کے پندرھویں باب کی ۲۰ میں یوں لکھا ہی بیٹا آپ اُسکا تابعدار ہو جائیگا جسنے سب چیزیں اُسکی تابع کردیں اِس مقام میں لفظ بیٹا الٰہی ذات کی نسبت سمجھا جاتا ہی لیکن جو کچھ اُسکی نسبت منسوب ہوا ہی وہ اُسکی نسبت اُس ذات میں یا کلمہ کی حالت میں سچ نہیں ہی نہ انسانیت کے لحاظ سے سچ ہی بلکہ اُسکی کُل شخصیت کی نسبت پھر خداوند فرماتا ہی میرا باپ میرے سے بڑا ہی یہہ بیان مسیح کی اُلوہیت کی نسبت سچ نہیں ہی کیونکہ اُس ذات میں اُسکی ماہیت قدرت اور جلال خدا کے ساتھ برابر ہی یہہ اُسکی مرکب حالت کی بابت سچ ہی جسمیں وہ خدا اور انسان ہو کر ایک شخص ہوا یوحنا کی انجیل کے پانچویں باب کی ۲۶ بھی اِسی قسم کی ہی جسطرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہی اُسیطرح اُسنے اپنے بیٹے کو بھی دیا ہی کہ اپنے میں زندگی رکھے +

غور کرو کہ اِن آیات میں جنکو ہمنے مرقوم کیا کیسا آسانی سے اور بلا تامل رسولوں نے مسیح کی اُلوہیت اور انسانیت کی صفات کا ذکر کیا ہی بغیر اُسکی شخصیت کے لحاظ کے انہوں نے اُسکو خداوند یا بیٹا کر کے بیان کیا ہی اور اُسکو کرکے اُسی آیت میں اُسپر ایسی صفات کا اطلاق کیا جو صرف اُسکی اُلوہیت یا انسانیت کے لحاظ سے سچ ہی یا اُس شخصیت کی نسبت جو کہ اُسکی دونوں ذاتوں کا نتیجہ تھا عبرانیوں کے خط کے شروع میں ہم پڑھتے ہیں خدا ہمسے بیٹے کے وسیلہ بولا یہاں بیٹے سے مراد مجسم کلمہ ہی اِسی آیت کے آخر میں یہہ بیان ہوا ہی جسکے وسیلہ اُسنے عالم بنایا پھر تیسری آیت میں یوں مرقوم ہوا کہ وہ (یعنے بیٹا) اُسکے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہو کر سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہی اِسی آیت کے دوسرے فقرہ میں یوں لکھا ہی وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کر کے بلندی پر جناب عالی کے داہنے جا بیٹھا اُس سارے بیانات میں اُلوہیت اور انسانیت کا ذکر کیسا ملا ہوا ہی رسولوں کے درمیان اِس مسئلہ پر کچھ شک و شبہ نہیں تھا بلکہ سب اُسکو اچھی طرح جانتے تھے اور سب اُسپر یقین رکھتے تھے +

دوسرا
مسیح کے افعال

دوسرا نتیجہ مسیح کی دونوں ذاتوں کے میل کا اُس کے افعال کی نسبت رکھتا ہی جیسا آدمی ایک شخص ہی اِس سبب اُسکے سارے کام اُسکی شخصیت کی طرف منسوب ہوا کرتے ہیں اِسیطرح مسیح کے افعال کا اُسکی شخصیت کی نسبت تذکرہ ہوا ہی ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ اِنسان کے افعال تین قسم کے ہیں (۱) روحانی جیسا فکر (۲) جسمانی جیسا کھانا اور ہضم کرنا (۳) ملا ہوا یعنے جنمیں روح اور جسم دونوں شریک ہوتے ہیں اِس قسم کے تمام افعال ایسے ہیں جنمیں ارادہ کی ضرورت ہی مثلاً چلنا بولنا لکھنا تو بھی یہہ تینوں قسم کے کام انسان کیطرف منسوب ہوتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ انسان سوچتا ہی کھانا ہضم کرتا ہی اور بولتا ہی اِسیطرح مسیح کے تمام افعال ہیں (۱) الٰہی جیسا خلق اور پروردگاری (۲) انسانی جیسا کھانا پینا سونا (۳) مرکب یعنے جنمیں اُلوہیت اور انسانیت دونوں شریک ہیں جیسا نجات کا کام یہہ تینوں قسم کے افعال مسیح کی نسبت اطلاق ہوئے بلا تصریح اُس ذات کے جس سے وہ کام ہوا ہم پڑھا کرتے ہیں کہ مسیح نے دنیا کو خلق کیا۔ مسیح نے کھایا اور پیا اور مسیح نے ہمیں اندھیرے کی قوت سے خلاصی بخشی جیسے مسیح کی صفات کا بیان ہوا ویسے ہی اُسکے افعال بھی بیان ہوئے اُسکی شخصیت ایک ذات کی نسبت بیان ہوا ہی لیکن فعل جو اُس شخصیت کیطرف منسوب ہوا ہی وہ دوسری ذات کا ہی مثلاً بیان ہوا ہی کہ مسیح خدا ہی ابن اللہ ہی جلال کا خداوند ہی اُس حالت میں جب وہ اپنے اُنکو موت کے ہاتھ میں سپرد کر رہا ہی پھر بیان ہوا ہی کہ مسیح انسان ہی یا ابن آدم ہی جب وہ گناہونکو معاف کر رہا ہی سبت کا خداوند ہی مردونکو جلاتا ہی اور اپنے فرشتوں کو بھیجتا ہی برگزیدوں کو اکٹھا کرنے کے لئے +

پاک نوشتوں کی تعلیم مسیح کی شخصیت کی نسبت ایسی ہی اُسکا نتیجہ یہہ ہی کہ اگرچہ مسیح اُلوہیت کی ذات میں دل نہیں سکتا یا دکھ نہیں اُٹھا سکتا تو بھی اُسکی فرماں برداری اور موت الٰہی شخص کی فرماں برداری اور موت تھی مسیح کی راستبازی الٰہی راستبازی تھی اُسکا خون جو اُسنے صلیب پر بہایا الٰہی خون تھا اِسواسطے جو کچھ مسیح نے ہمارے واسطے کیا بیحد قدر اور تاثیر رکھتا ہی

باقی آئندہ

مراسلات

مسیح نے محمد کی خبر نہیں دی

یعنے محمد عبدالمجید صاحب ضلع گوداوری کے دعوی کی تفتیش

منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳ھ نمبر ۳۲ جلد ۹ میں محمد عبدالمجید صاحب (ازاپالور ضلع گوداوری) نے کمترین کے مضامین دربارہ عدم ضرورت قران کا جواب تحریر فرمایا ہی۔ اور کہتے ہیں کہ آپکی عدم ضرورت نبی و قران مجید کے لکھنے سے حضرت مسیح اور کتاب پر نقص لازم آتے ہیں۔ اور اُن آیات انجیلی کو پیش کیا ہی جن میں مسیح نے روح القدس کا وعدہ فرمایا ہی اور آپ انکو حضرت محمد کے حق میں تبلاتے ہیں اور اُس سے محمد اور قران کی ضرورت نکالتے ہیں۔ پس ہم اُنکی وجوہات کی تفتیش کرکے ناظرین حق شناس پر واضح کرتے ہیں کہ مسیح کی مراد محمد سے نہیں ہی بلکہ روح قدس سے ہی جو انہیں ایام میں رسولوں پر نازل ہوا اور یوں کسی دوسرے فرضی نبی معود کو خارج کیا*

قولہ۔ لفظ فارقلیط کہ جسکا ترجمہ محمد* ہی اور اگرچہ ترجموں نے اُسکا ترجمہ تسلی دینوالا۔ روح القدس روح الصدق حاکم جہان کا سردار وغیرہ کئے ہیں۔ مگر تمام ہمارے ہی مطلب کی تائید ہی*

واضح ہو کہ یونانی لفظ παρακλητος (پاراکلیٹاس) جو انجیل یوحنا ۱۴: ۱۶ میں مستعمل ہوا ہی اور جسکا ترجمہ تسلی دینے والا کیا گیا ہی اُسکا ترجمہ محمد نہیں ہی یہہ غلط بات ہی۔ اور اِس لفظ کے اور معنے یہہ ہیں یعنے وکیل۔ مددگار۔ اور اِس معنے سے یہہ لفظ نامہ اول یوحنا ۲: ۱ میں مسیح کے حق میں بولا گیا ہی۔ مگر وہ لفظ جسکے معنے محمد ہیں وہ περικλυτος ہی۔ (پیری کلوٹاس) ہی۔ اِن دونوں لفظوں کا مصدر بھی جدا ہی پھر واضح ہو کہ مترجموں نے لفظ مقدم کا ترجمہ روح القدس اور روح الصدق نہیں کیا مگر اول مسیح نے اور پھر مقدس راویوں نے اُس تسلی دینے والے کو روح القدس اور روح حق کے نام سے بیان کیا ہی یعنے یہہ اُسی تسلی دینے والے کے اور نام ہیں نہ کہ پاراکلیٹاس کے مختلف معنے ہیں*

جہان کا سردار لکھتے وقت چاہئے تھا کہ اُس آیت کا پتا دیتے جہاں یہہ لفظ روح القدس یا تسلی دینے والے پر بولا گیا ہی کیونکہ یوحنا ۱۲: ۳۱ میں ہی اِس جہان کا سردار نکالدیا جائیگا۔ پھر ۱۴: ۳۰ میں ہی اِس جہان کا سردار آتا ہی اور مجھ میں اُسکی کوئی چیز نہیں۔ پھر ۱۶: ۱۱ میں ہی عدالت سے اِس لئے کہ جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی۔ اور یہی دیکھو ۲ قرنتیوں ۴: ۴ اور نامہ افسیوں ۶: ۱۲۔ اِن مقاموں میں جہان کا سردار اور حاکم شیطان پر بولے گئے ہیں۔ آپکی کس سردار سے مراد ہی کیا انہیں مقاموں کی طرف اشارہ ہی؟ اگر ہی تو خوب ہی!!!۔

قولہ۔ اگر کوئی عیسائی یہہ اعتراض کرے کہ لفظ فارقلیط شیطان کے لئے بولا گیا ہی تو میں جواب دیتا ہوں کہ یہہ اعتراض اُسکا سراسر غلط ہی*

ہاں صاحب اُس پاراکلی تاس کو شیطان سمجھنا سراسر غلط ہی۔ مگر بتلائے کہ کس عیسائی نے یہہ اعتراض کیا یا آپ ہی گرہ گرہ کے اُنکے ذمے لگاتے ہو۔ عیسائی یہہ اعتراض ہرگز نہیں کرتے۔ اِسلئے آپکی باقی تشریح سب رائگان ٹھہری۔ خواہ نخواہ ایک کالم سیاہ کر ڈالا ہی۔ مگر اُس تشریح میں سے ایک بات کا اظہار ہم کئے بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ۔

قولہ۔ کیونکہ اُن حضرت صلعم نے اُن لوگوں کو جو حضرت مسیح کو رسول نہیں جانتے تھے اور اُن کی رسالت کے قایل نہیں ہوئے تھے سزادی وغیرہ*

صاحب من یہہ کام تو حضرت کے پہلے ہی ہو چکا تھا ایسا کہ زمانہ مسیح کے (یہودی) منکروں نے ایسی سزا پائی کہ ملک سے بے ملک ہوئے قوم ہونے سے موقوف ہوئے ہزار بار برباد ہوئے اور اُنکی نسل آج تک اُس سزا کا اثر بھوگ رہی ہی حضرت نے کیا سزا دی مارے ہوؤں کا مارا اور وہ بھی اپنے مطلب کے لئے اِس میں مسیح کی کیا خاطرداری کی۔ اگر آپ اِس امر سے خوب واقف ہوتے تو ایسا خیال ہرگز نہ کرتے*

قولہ۔ اگر پھر کوئی عیسائی یہہ اعتراض کرے کہ تسلی دینے والے سے روح القدس مراد ہی تو میں پھر یہہ ہی جواب دیتا ہوں کہ یہہ دعوی بھی اُنکا غلط ہی۔ کیونکہ روح القدس کبوتر کی شکل میں حضرت مسیح پر پہلے ہی نازل ہو چکا ہی (مرقس باب ۱: ۱۰) اور خود حضرت مسیح آسمان پر جانے کے پیشتر روح القدس اپنے حواریوں کو دے چکے تھے یوحنا باب ۲۰۔ تو پھر

---

* - اگر محمد کی لفظی خبر کا بتانا چاہو تو ویسا کرو جیسا آپ سے پہلے مولوی رحمت اللہ صاحب مولف اعجاز عیسوی کر گئے ہیں یعنے انجیل برنباس جعلی کو اس خبر کی خاطر الہامی اور سچی قرار دے گئے ہیں اور انجیل مقدس پر ایسے لغو ترجمے مت جماؤ۔ انجیل میں محمد کی نسبت خبر دار رہو الیسیح الدجال کی خبر تو ہی۔ اور مسیح الدجال وہی ہی جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہی۔ ا یوحنا ۲: ۲۲۔

اس صورت میں روح القدس کا نازل ہونا غلط ہی کیونکہ روح القدس تو حواریوں میں موجود تھا پھر نازل ہونیکی کیا حاجت تھی +

واضح ہو کہ یہہ بات صحیح ہی اور آپکا اُسے غلط کہنا غلط ہی کیونکہ روح القدس کے متفرق کام ہیں۔ چنانچہ مسیح پر بشکل کبوتر نازل ہونا اسلئے ہوا کہ مسیح کو نہ صرف ممسوح کرے (اعمال ۱۰: ۳۸) بلکہ یوحنا کو اور اوروں کو بھی یقین ہو کہ مسیح خدا کا بیٹا اور وہی ہی جو آنیوالا تھا (یوحنا ۱: ۳۳ و ۳۴) اسیطرح یوحنا ۲۰: ۲۲ میں وہ بات حاصل نہیں ہی جو پنتیکوست کے دن واقع ہوئی۔ یعنے تب وے سب روح قدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسی روح نے اُنہیں بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے (اعمال ۲: ۴)۔ پس معلوم کرو کہ روح القدس کا وقت بوقت دیا جانا خاص مطلب سے خالی نہیں تھا۔ اور ظاہر ہی کہ خدا کی روح انبیاء سابقین کے ساتھ پہلے بھی ہوا کرتی تھی مگر وہ شراکت اس نزول کی مانع نہیں پھر روح القدس کے حواریوں میں موجود ہونے سے کیا سمجھے ہو۔ ہم تو یہہ جانتے ہیں کہ روح قدس کی برکتیں جداگانہ اور بہ تدریج ہوا کرتی ہیں پنتیکوست کے دن سے پیشتر ایک برکت انہیں دی گئی مگر یہہ اور ضروری برکتوں کو نہیں روکتی۔ پس روح القدس کا بلحاظ زمانہ کے (یعنے پہلے یا پیچھے کے) کسی میں موجود ہونا روح کی کسی برکت یا برکتوں کا موجود ہونا ہی تو یہہ کہ روح قدس اُنہیں یا اُن میں گھس گئی اور پھر باہر نکلی علاوہ اِسکے یاد رہے کہ تسلی دینے والے سے ضرور روح القدس ہی مراد ہی دیکھو یوحنا ۱۴: ۲۶ لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہی الخ۔ اگر غور کر دیکھو تو یہہ ہی ایک ہی فقرہ آپکی ساری چوں وچرا کو دور و دفع کرتا ہی +

قولہ - پھر اگر کوئی عیسائی یہہ کہے کہ اُسوقت روح القدس تھوڑا ملا تھا مگر مسیح کے آسمان پر گئے بعد از کامل روح القدس ملا تب بھی میں اس کہنے کو غلط جانتا ہوں کیونکہ خدا کچھ پیمایش کر کے روح نہیں دیتا یوحنا ۳ باب ۳۴ فقرہ -

واضح ہو کہ تھوڑا یا بہت کہنا تو آپ کی بات ہی۔ مگر حقیقت حال وہ ہی جو ہمنے اوپر بیان کیا۔ یعنے روح القدس کا وقتاً فوقتاً دیا جانا روح کی خاص برکتوں اور نعمتوں کا دیا جانا ہی جو مختلف اور بہ تدریج ہوا کرتی ہیں اور جو اُنکو بھی اسی طریق سے عطا ہوئیں پس نعمتیں طرح طرح کی ہیں پر روح ایک ہی ہی۔ ایک کو روح سے حکمت کی بات ملتی ہی اور دوسرے کو اُسی روح سے علم کی بات بعضے کو اُسی روح سے ایمان اور بعضے کو اُسی روح سے چنگا کرنے کی نعمتیں اور کسی کو کراماتوں کی قدرت اور کسی کو نبوت اور بعضے کو روحوں کی پہچان اور بعضے کو طرح طرح کی زبانیں اور بعضے کو زبانوں کا ترجمہ کرنا۔ لیکن وہی ایک روح یہہ سب کچھ کرتی ہی پھر جیسا چاہتی ہی ہر ایک کو بانٹتی ہی۔ (اقرنتیوں ۱۲: ۴ و ۸-۱۱) پھر ہم میں سے ہر ایک کو مسیح کے اِنعام کے اندازے کے موافق فضل عنایت ہوا ہی۔ (نامہ افسیوں ۴: ۷) اور وہ حوالہ جو آپنے پیش کیا ہی سو یاد رہے کہ وہ بات مسیح نے حقیں کہتا ہی نہ کہ ہر ایک انسان کے کیونکہ جیسا بیان ہوا انسانوں کو روحانی برکات اندازے کے موافق ملتی ہیں۔ اور مسیح تو فضل و راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا (یوحنا ۱: ۱۴) اور اُسکی بھرپوری سے ہم نے پایا بلکہ فضل پر فضل (آیت ۱۶) کیونکہ باپ کو یہہ پسند آیا کہ سارا کمال اُسمیں بسے کلسیوں ۱: ۱۹ +

قولہ - پھر اگر کوئی عیسائی یہہ کہے کہ روح القدس سے حضرت جبرائیل مراد ہی تب بھی میں اِس دعوی کو غلط جانتا ہوں الخ +

یہہ بات آپکی ایک اور بناوٹ ہی عیسائی ہرگز روح القدس سے جبرائیل مراد نہیں لیتے۔ روح القدس کو جبرائیل کہنا تو محمدیوں کی اصطلاح ہی۔ چنانچہ سورہ بقر آیت ۱۵۴ رکوع ۳۴ میں ہی اور زور دیا اُسکو (یعنی عیسٰی کو) روح پاک سے۔ ابرسل صاحب مترجم قرآن انگریزی جلال الدین وغیرہ کے اعتبار پر لکھتے ہیں کہ ہم یہہ خیال نہ کریں کہ محمد اسجا روح القدس کو مسیحی مسلم مضمون میں سمجھتا ہی۔ مفسر کہتے ہیں یہہ روح پاک جبرائیل فرشتہ تھا جسنے عیسٰی کی تقدیس کی اور ہمیشہ اُسکی خدمت کرتا تھا۔ پس صاحب آپ کاہیکو ایسے اعتراض عیسائیوں کی طرف سے گانٹھ رہے ہیں +

قولہ - اگر تسلی دینے والے سے روح القدس مراد ہوتی تو مونٹانس نے کیوں دعوی کیا کہ میں تسلی دینے والا ہوں اور بہت سے لوگ اُسکے پیرو ہوگئے +

مونٹانس نے اسلئے ایسا دعوی کیا کہ بدعتی تھا اور انجیل کے برخلاف کرنا چاہا۔ معلوم ہوا کہ آپ کو کوئی اور ٹھکانا نہ ملا تو ایک ملحد کے دعوی کو سند سمجھا ہی اور انجیل یوحنا ۱۴: ۲۶ کے بیان سے کترائے جسمیں موجود ہی کہ وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہی الخ۔ اور نہ آپکو جمہور متقدمین کی پروا رہی اسلئے کہ ایک ملحد کا دعوی جو نظر پڑا +

مگر تسپر بھی دیکھئے صاحب کہ حضرت محمد نے تو وہ تسلی

دینیوالا ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کیا اور عمومًا کہہ دیا کہ وے جو تابع ہوتے ہیں اِس رسول کے جو نبی ہے اُمّی جسکو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔ سورہ اعراف رکوع ۱۹ آیت ۱۵۰۔ اور مونٹانس نے تو کھلا کھلی دعویٰ کیا کہ وہ تسلی دینیوالا میں ہوں جسکا مسیح نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا تھا۔ دیکھتے ہو کہ اِس شخص نے خوب پتے لگا کر دعویٰ کیا ہے۔ پھر اِسکے بعد تیسری صدی میں مانیز فارسی (یا کسدی) نے بھی یہہ دعویٰ اِسطرح کیا لیکن اُنکے اِس دعویٰ کرنے سے یعنے روح القدس اور تسلی دینیوالے میں امتیاز کر کے اپنے تئیں تسلی دینے والا اقرار دینے سے اُنکا کچھ مطلب نہ تھا۔ چنانچہ مونٹانس نے یہہ سمجھا کہ مسیح اور اُسکے شاگردوں نے ایک غیر مکمل طریقہ سکھلایا تھا اور آپ اُسکی تکمیل کرنے کا ارادہ کر بیٹھا اور اِس کام کے لئے وہ تسلی دینے والا ہونیکا دعویٰ۔ اور مانیز نے جب مسیحی کتابیں دیکھیں اور اپنے پرانے طریق کے موافق اور مخالف سمجھا تو عیسویت کو اپنے جاہلی طریق کے ساتھ مخلوط کرنے کا ارادہ کیا۔ اِس مطلب کی تحصیل کی سہولت کے واسطے اُسنے (یہہ کہکر کہ مسیح نے طریق نجات کو کامل طور سے بیان نہیں کیا) دعویٰ کیا کہ میں وہ تسلی دینے والا ہوں جسکا مسیح نے وعدہ کیا تھا۔ اور اپنے اِس اور اَور واہی خیالوں کی تائید اور تشریح کے لئے اُسنے اناجیل میں خرابیاں پڑ جانے کا دعویٰ کیا اور اعمال رسل کو بالکل رد کیا۔ اور اُنکے عوض میں ایک اپنی انجیل ارژنگ نامے قایم کی۔ پس صاحب اُنکی نیت میں فرق تھا ورنہ ایسا دعویٰ نہ کرتے۔ اب کہئے کیا ایسوں کی سمجھ کو سند سمجھ چکے ہو۔ اگر اُنکا دعویٰ صحیح ہو تو انپر سے ہٹا کے حضرت محمد پر کیوں جمائے ہو۔ اُن ہی کو وہ تسلی دینے والا ہونے دو۔ اُنہوں نے اپنے دعوی کی وجہ تسمیہ بھی بیان کی اپنی اپنی کتابیں بھی چلائیں اور مونٹانس نے نبوتیں بھی کہیں وغیرہ تو اُنہیں کو وہ موعود کیوں نہیں مان لیتے۔ اور ناحق اِس تذبذب میں پڑتے ہو کہ اُن بدعتیوں نے تسلی دینے والا ہونے کا دعویٰ کیا اِسلئے محمد ہی تسلی دینیوالا ہے +

اور اگر مان لیا جاوے تو محمد نے بھی وہی موعود ہونیکا دعویٰ کیا تو یاد رہے کہ حضرت اُنسے کچھ بڑھکر نہیں ٹھہرینگے۔ حضرت نے زبانی تو اگلی کتابوں کا اقرار کیا مگر حقیقت میں ہاں عملاً انکار آمیز اقرار کیا ہے۔ چنانچہ ناظرین اخبار پر یہہ بات روشن ہو چکی ہے۔ پس مسیح ایسے لوگوں کے حق میں عمدہ خبر کیونکر دے سکتا تھا۔ اپنے آنیوالے مخالفوں کو اُسنے اور ہی نام سے بیان کیا ہے۔ نہ کہ تسلی دینے والے۔ روح حق اور روح القدس سے +

قولہ - پھر اگر کوئی عیسائی کہے کہ سُننے والے سے بھی روح القدس مراد ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہہ کہنا بھی اُنکا غلط ہے کیونکہ بموجب عقاید عیسائیان روح القدس خود خدا ہے تو پھر وہ کس سے سُنتا ہے اِس صورت میں کہنے والا روح القدس سے بھی بڑا ٹھہرا +

اگر عیسائیوں کے پورے عقیدے کو خیال کرتے تو معلوم کرتے کہ کس سے سُنتا ہے یعنے تثلیث کا ایک اقنوم دوسرے سے سُنتا ہے اور دوسرا اُس سے کہتا ہے مگر ثلثہ اقانیم کا باہم بولنا اور سُننا اُنکے ذاتی الٰہی طرز پر ہے جسکو انسان معلوم نہیں کر سکتا اور نہ کہ انسانی طریق پر ہے۔ البتہ انسانی محاورہ اُن پر لگایا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اُنکی ہم کلامی انسان کے لئے ایک اسرار ہی ہے یعنے کسطرح اقانیم تثلیث کہتے اور سُنتے ہیں بیان نہیں ہو سکتا۔ اور اِسلئے اُنکے چھوٹے اور بڑے ہونے کا خیال بھی انسانی خیال ہے اُنپر صادق نہیں آتا +

آخر میں ہم صرف چند مقامات کا مقابلہ کر کے بخوبی ظاہر کرتے ہیں کہ تسلی دینیوالے اور روح القدس میں تمیز نہیں ہو سکتی اور کہ وہ ایک ہی موعود کے متفرق نام ہیں۔ دیکھو **یوحنّا** ۱۴: ۱۶ و ۱۷۔ وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا یعنے روح حق +

۱۴:۲۶ - لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح القدس ہے۔

۱۵:۲۶ - پر جب وہ تسلی دینیوالا یعنے روح حق۔ آوے۔

اِن تین مقاموں سے معلوم کرو کہ تسلی دینیوالا۔ روح حق اور روح القدس ایک ہی ہے۔ مقدس راوی اُنکی امتیاز سے ناواقف ہیں۔ اگر دو موعود مقصود ہوتے تو رسول ایسا ہی کہتے اور کرتے اور مسیح بھی فرما دیتا کہ ایک موعود تو ایک آیا اور دوسرا چھٹی صدی میں آویگا یا کسی اور طرح سے دونوں میں فرق ظاہر کر دیتا۔ پس صاحب آپ کی ہر ایک وجہ کی تفتیش ہو چکی اِس سے آپ خوب سوچکر معلوم کرو کہ نبی اور قرآن کی عدم ضرورت ٹھیک بات ہے +

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس پسرور
ضلع سیالکوٹ

اخبارات تار برقی

قندھار - یکم دسمبر۔ کل حضور والیسرائے کی طرف سے شیر علیخان صاحب والی کے پاس ایک چٹھی پہونچی جو اُس

چیٹھی کے جواب میں لکھی جسکو والی موصوف نے بدیں درخواست بھیجا تھا کہ مجھے حالات موجودہ کی نظر سے ہندوستان کو جانے کی اجازت ملے - حضور والیسرائے صاحب کی چیٹھی کو کرنیل سینٹ جان صاحب نے عام دربار میں پڑھ کر سنایا اس چیٹھی میں حضور والیسرائے صاحب نے والی شیر علیخان صاحب کو ہندوستان میں آنے کی اجازت دیدی ہے اور اُنکو یقین دلایا ہے کہ اُنکی باعزت مہمان نوازی کی جاوے گی چنانچہ وہ بالفعل کراچی کو جاوینگے + جنرل فیر یہاں سے روانہ ہوگئے کرنیل سینٹ جان اور دیگر عمایدہ دور تک اُنکے ساتھ گئے +

لنڈن - ۳ دسمبر - لارڈ سالسبری نے فرمایا کہ ممبران ٹوری آیرلنڈ میں جایداد غیر منقولہ کی ضبطی پر معترض ہونگے اُنہوں نے کہا کہ یہہ کہنا کہ کاشتکاری کسی کی ملکیت ہے فضول ہے اور سب سے اوّل اس بات کی ضرورت ہے کہ پہلے امور اصلاحی کی طرف توجہ ہو قانون کی عملدرآمد کی فکر کرنی چاہئے +

سلطان ٹرکی نے فیصلہ کیا ہے کہ سرحد یونان کے فیصلہ کرنے کے واسطے سلاطین کی وساطت طلب کیجاوے +

یونان گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کے اس مشورہ کو منظور نہیں کیا کہ وہ لڑائی کو ملتوی رکھے +

بمبئی حضور والیسرائے بہادر بمبئی سے پانچ تاریخ کو ۱۰ بجے شام کے روانہ ہونے کو تھے - ۳ ردسمبر کو حضور والیسرائے کی خدمت میں پونا سروجانک سبھا کا ایک ڈیپوٹیشن حاضر ہوا جسکے جواب میں حضور ممدوح نے فرمایا کہ مجھے اس بات سے خوشی حاصل ہوئی کہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے ذکر میں آپنے اس امر سے اپنی واقفیت ظاہر کی کہ ملک میں تعلیم کے رواج دینے کی بڑی ضرورت ہے - صرف اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے ہی رواج دینے کی ضرورت نہیں بلکہ آیندہ آپ عوام کی تعلیم میں زیادہ کوشش کریں سنہ ۱۸۵۴ء کے مراسلہ کو ہندوستان کی تعلیم کا چارٹر خیال کرتا ہوں اور اُس مراسلہ پر اپنی تعلیم کی پالیسی کو قایم رکھنا چاہتا ہوں - البتہ اُن تغیرات کو مدنظر رکھونگا جو ہماری ترقی کرنے والے زمانہ میں ہو رہے ہیں - رئیسان دلیسی کی نسبت میرے لئے اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی پالیسی بلا کم و کاست مضبوطی کے ساتھ اُن اصول پر مبنی ہے کہ جو لارڈ کننگ کے اشتہار میں اور اُن اسناد میں جو اشتہار مذکور کے مطابق عطا ہوئی تھیں مندرج ہیں البتہ اُن لوگوں کو جو صدر طاقت کی حمایت میں رہتے ہیں وقتاً فوقتاً اس بات کے جتانے کی ضرورت ہے کہ اُنکا فرض ہے کہ وہ دکھلا دیں کہ ہمارا انتظام اچھا ہے - میں خیال کرتا ہوں کہ ہندوستان کو آرام اور امن کی احتیاج ہے جسکے ہونے سے وہ زراعت و تجارت کی ترقی میں مصروف ہوگا بیشک ہندوستان جیسے ملک میں اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ سرکار رئیساء کے کاموں میں بہت توجہ رکھے برعکس اسکے میں اُمید کرتا ہوں کہ یہاں کے باشندگان اپنے آپکو خود سنبھال لیں گے اور گورنمنٹ مدد سے اس عظیم سلطنت کے کاموں کو کامل طور پر سنبھالنے لگیں گے - اس تقریر کے بعد حضور والیسرائے نے شہر کا دورہ کیا اور میونسپل کمیٹی نے اُن کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا +

لنڈن ٹایمز آف انڈیا کے پاس ایک خاص ٹیلگرام معاملہ یونان پر بڑی غور ہو رہی ہے - افواہ ہے کہ متحدہ بحری لشکر بحرہ ایجین کو جاویگا - لارڈ کرانبروک صاحب سرکار کو افغانستان کی نسبت خاموش رہنے پر مطعون کرتے ہیں اور جنوری میں پارلیمنٹ کے منعقد ہونے پر معترض ہونگے - وہ قندھار کے چھوڑنے کے مخالف ہیں +

عبد الرحمان خان بمبئی گزٹ کا خاص کارسپانڈنٹ قندھار سے تار دیتا ہے کہ عبد الرحمان خان ایوبخان سے صلح کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اُسنے بہت سا روپیہ اور پارچات چند عمایدِ قندھار کے ہاتھ اسی مراد سے ہرات کو بھیجے ہیں +

لنڈن ۳ - دسمبر - پارلیمنٹ جلد منعقد ہونیکے باعث مسٹر پارنل نے گورنمنٹ میں درخواست کی ہے کہ میرے اور میرے ساتھیوں کے مقدمہ کی پیشی ملتوی کیجاوے - امریکہ میں جو لوگ آیرلنڈ سے ہمدردی کرتے ہیں وہ بانیانِ سازش کی حمایت میں چند بیرسٹر مقرر کرکے ڈبلن کو بھیجنا چاہتے ہیں +

کی شکایت کرنے کا موقع نہیں آیا اور نہ ہماری یہہ نیت تھی کہ ہم نادہندوں کے اسمائے گرامی کو چھاپکر مشتہر کریں اور نہ آئندہ کو ایسا ارادہ ہم رکھتے ہیں مگر اب ہمکو مجبوراً صاحبان نادہندگان کے اسمائے گرامی وکیل کے سپرد کرنے پڑے مگر یہہ نہ صرف اُن صاحبان کی بدمعاملگی کے لئے ہی کیونکہ اسمیں ہمکو کوئی نفع نہیں ہی بلکہ اس لئے ہی کہ ہم نے سب صاحبان کے نام کے بل ایک نہایت مستعد اور تجربہ کار و دیانت دار یعنی بابو رائے بُرودہ کنٹہ پلیڈر چیف کورٹ پنجاب کو دیکر اُنکو یہہ اختیار دیا گیا ہی کہ ہر ایک صاحب سے مابعد کے حساب سے دو چند قیمت اخبار بذریعہ عدالت دیوانی وصول کریں اور نالشات کے لئے ہم نے ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء مقرر کی ہی۔ اب بھی اگر ہمارے مہربانان اس ایک ماہ کے عرصہ میں خوش معاملگی کام میں لائیں تو ہمیشہ کیلئے صاحب سلامت بنی رہیگی ورنہ بعد میعاد ایک ماہ کے علاوہ بیس کی جگہہ چالیس دینیکے خرچہ عدالت ہر ایک صاحب کے ذمہ عاید ہوگا۔ ہمنے مناسب نہیں سمجھا کہ اپنے اخبار میں نام بنام درج کریں بلکہ یہہ مناسب جانا کہ وکیل صاحب موصوف بطور خود بذریعہ نوٹس کے آپ صاحبان کو اطلاع دیں +

لودیانہ

کل سے سردی اپنا جوبن دکھلا رہی ہی کیونکہ پرسوں شام سے ابر محیط ہی اور گاہے گاہے تقاطر ہوتا رہا ہی۔ ہوا کے ساتھ سردی ملکر غربا کو ستا رہی ہی۔ مگر غریبوں کو اُسکے ساتھ یہہ بھی امید ہی کہ یہہ تقاطر فصل کے لئے نہایت مفید ہوگا +

ہم بڑی خوشی سے یہہ بات درج اخبار کرتے ہیں کہ جناب کار سٹیفن صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر جو بحصول رخصت ولایت تشریف لے گئے تھے ۱۱ دسمبر ۱۸۸۶ء کو بخیریت تمام لودیانہ میں پہونچے اور اپنے عہدہ کا چارج لیلیا ہی۔ دوسری خوشی کی یہہ خبر ہی کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے فرزند اکبر جو ولایت میں تعلیم پا رہے تھے امتحان میں کامیابی حاصل کرکے یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں +

محرم بخیر و عافیت گذر گیا پولیس نے اپنا انتظام کامل طور سے رکھا ہی۔ ہم ہر سال نظر کرتے رہتے ہیں کہ ایام جہالت کی تقلید میں کچھ فرق بھی آتا جاتا ہی یا نہیں سو معلوم ہوتا ہی کہ جو تعلیم پاتا جاتا ہی وہ باپ دادوں کی ایسی دستورات سے نفرت کرتا جاتا ہی +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا